## سوال

(51) انفرادی طور پر مارکیٹ سے کم ریٹ پر چیز فروخت کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک ٹیک اوے ریستوران کا مالک ہوں۔ میرے پڑوس میں ایک دوسرے مسلمان کا بھی ویسا ہی بزنس ہے۔ پچھلے دنوں اس نے بازار کے مقابلے میں اپنے ریٹ آدھے کردیے، چنانچہ لوگوں کا رجوع اس کی طرف ہوگیا اور مجھے کافی خسارہ ہوا تو کیا شرعاً ایسا کرنا اس کے لیے جائز تھا؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں پہلے دو ائمہ کی رائیں ملاحظہ ہوں:

مؤطا کی روایت کے مطابق امام مالک نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس سے گزرے جو بازار میں کشمش بیچ رہے تھے۔ حضرت عمر نے ان سے کہا: یا تو اپنا نرخ بڑھاؤ یا ہمارے بازار سے اٹھ جاؤ۔

امام مالک کہتے ہیں: اگر کوئی شخص بازار کو خراب کرنا چاہے اور اس مقصد کے لیے نرخ گھٹا دے تو اس سے کہا جائے گا: یا تو لوگوں کا سا نرخ رکھو اور یا پھر یہاں سے رخصت ہو جاؤ۔ (المجموع شرح المھذب: 13 34)

امام شافعی نے اس رائے اختلاف کیا ہے۔ مذکورہ بالا روایت کو محدث ''دراوردی،، سے لیتے ہیں۔ انہوں نے یہ روایت اس طرح بیان کی ہے کہ حضرت عمر عیدگاہ والی مارکیٹ میں حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس سے گزرے جو اپنے سامنے دو تھیلیوں میں کشمش بیچ رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ نرخ کیا ہے؟ حاطب نے جواب دیا: ایک درہم میں مُد۔ حضرت عمر نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ طائف سے ایک قافلہ کشمش لے کر آیا ہے، وہ تمہارے اس نرخ سے دھوکا کھا جائیں گے، لہذا یا تو نرخ بڑھاؤ اور یا پھر اپنی کشمش گھر لے جاؤ اور وہاں جس نرخ سے چاہو بیچو۔

اس کے بعد حضرت عمر گھر سے لوٹے اور دوبارہ اس معاملے پر غور کیا، پھر حاطب کے پاس ان کے گھر آئے اور کہا: جو میں تم سے کہا تھا، وہ میرا حکم تھا نہ ہی فیصلہ بلکہ میں نے اہل مدینہ کی بھلائی چاہی تھی، لہذا جاؤ جہاں اور جیسے چاہو بیچو۔

امام شافعی کہتے ہیں: یہ حدیث مشہور ہے اور امام مالک کے قول کے مخالف بھی نہیں کیونکہ انہوں نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا ہے یا ان سے روایت کرنے والوں نے حدیث کا ایک ٹکڑا لے لیا ہے لیکن دروردی نے حدیث اول تا آخر ساری بیان کی ہے اور اس کے مطابق میں کہتا (مسئلہ بیان کرتا) ہوں کیونکہ لوگوں کا اپنے اموال پر حق ہے۔ کسی کو یہ حق

حاصل نہیں کہ ان کی مرضی کے بغیر ان کا سارا مال یا کچھ مال وصول کرلیں سوائے ان صورتوں کے کہ جس میں ایسا کرنا جائز ہو اور جہاں تک مذکورہ بالا صورت کا تعلق ہے تو وہ ناجائز صورتوں میں سے نہیں ہے۔ (المجموع شرح المهذب: 13 35، والحاوی فی فقه الشافعی: 5 407)

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اگر قیمتوں کے بہت زیادہ اتار چڑھاؤ سے لوگوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو حکومت نرخ مقرر کرسکتی ہے، وگرنہ عام حالات میں ہر دکان دار کو اپنا نرخ متعین کرنے کی اجازت ہے۔

اس موضوع پر امام ابن قیم نے اپنی کتاب الطرق الحكمية میں بحث کی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

**حلال وحرام کے مسائل، صفحہ:359**

محدث فتویٰ